کتاب نما

قادیانیت ہماری نظر میں : ازمحمد متین خالد۔ ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ صفحات ۷۴۸۔ قیمت ۲۰۰ روپے۔

اس کتاب میں ۳۹ ممتاز افراد' اداروں' علما' ججوں' ادیبوں اور خطیبوں کی تحریریں اور مقالات درج ہیں۔ شعرا' ادیبوں' خطیبوں' ارباب اقتدار' وکلا' جماعتوں کے لیڈروں اور اداروں کے کارپردازوں کے افکار وارشادات شامل ہیں۔ سابق قادیانیوں (جو ازسرنو مسلمان ہوئے) کے تاثرات بھی جمع ہیں۔ حکومت پاکستان کے نشریات یا قوانین کے مضمرات اور اس کے بعض افسروں کے جذبات' حتیٰ کہ غیر مسلم شخصیات کا حصہ بھی شامل ہے۔ موجودہ علما و مشائخ اور علمائے سلف کے علاوہ خلفائے راشدینؓ امام ابوحنیفہؒ اور مشائخ بھی اس قادیانی باطل کے ابطال میں شریک ہیں۔ مرتب نے فتاویٰ بھی جمع کیے ہیں اور طلبہ اور مزدور رہنماؤں کے خیالات کو بھی نہیں چھوڑا ہے۔ میں چند سطریں مولف کے ہاں سے یہاں نقل کرتا ہوں :

> سرکردہ افراد کے فکرانگیز' مبنی برحقائق' ایمان افروز اور ولولہ انگیز مشاہدات و تاثرات اور حیرت انگیز و ہوش ربا انکشافات پر مبنی مستند تاریخی و تحقیقی دستاویز —— جو پوری ملت اسلامیہ کی آواز ہے۔

فی الواقع میں نے جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان کے مقابلے میں مواد' ترتیب' اور حسن طباعت کے لحاظ سے یہ کتاب مجھے بہت پسند آئی ہے۔

قادیانیت کو مولانا مودودیؒ نے "سرطان کا پھوڑا" قرار دیا اور نظربندی اور "قلعہ" کے مراحل سے گزر کر فوجی عدالت کے فیصلے سے پھانسی کی کوٹھڑی میں پہنچے۔ چنانچہ یہ سرطانی پھوڑا اپنی بنیادیں قادیان میں چھوڑتا نشوونما پاکر نہ صرف پاکستان و کشمیر میں بلکہ اسرائیل اور برطانیہ و افریقہ میں ریشہ دوانیاں کر رہا ہے اور دنیا کی دشمن قوتوں کو پاکستان کے راز بھی پہنچاتا ہے اور مخالفانہ جذبات بھی منتقل کرتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے جہاں کوئی مفاد کی راہ نکلنے والی ہو' وہاں

یہودیوں سے مل کر پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ ادھر ہمارے نظام ملکی میں عہدوں پر بیٹھا ہے۔ اسی جنس میں سے ایک جوڑا تھا جس نے شمسی توانائی حاصل کرنے کے لیے کام شروع کیا۔ ان کو جگہ دی گئی' بہت بڑی مقدار روپے کی صرف ہوئی' کیونکہ انھوں نے مشینری منگوانے پر خاص طور پر زور دیا تھا۔ کچھ مدت بعد جب کہ کروڑوں (یا اربوں) روپے صرف بلکہ اڑنچھو ہو چکے تھے' صدر ضیا نے اچانک معائنہ کے لیے آنے کی اطلاع دی۔ اطلاع ملنے کے بعد جلد سے جلد وہ عورت روپیہ وغیرہ ساتھ لے کر بیرون ملک چلی گئی۔ شوہر صاحب بھی "جدھر گئیاں بیڑیاں' ادھر گئے ملاح" غائب ہو گئے۔

اب یہ اشرار کشمیری مسلمانوں کی تباہی میں ہندوؤں کا ہاتھ بٹانے کے لیے اسرائیل کے ساتھ ساتھ ادھر کا رخ کر رہے ہیں۔

ایک بیرونی ٹیلی وژن نظام کے چینل بروقت خرید کر اسے ایسی لہروں کے ذریعے استعمال کیا جا رہا ہے جو صرف ڈش انٹینا رکھنے والوں کے لیے کام کرتی ہیں۔ چنانچہ ڈش انٹینا کا کاروبار بھی کیا جا رہا ہے۔ ان کی بعض جگہ مفت فراہمی بھی کی جا رہی ہے' اور اس ذریعے سے پاکستان کے مسلمانوں پر قادیانی پروگراموں کا زہر انڈیلا جا رہا ہے۔ جس ڈش انٹینا پر یہ پروگرام آنے لگتا ہے تو دوسرے تمام پروگرام نظر نہیں آ سکتے۔ یہ اس کے ذریعے اپنے سربراہ کو اور اپنی شخصیتوں کو اور اپنے نثر مضامین اور دیگر نشریات کو لا کر دیہاتی عوام اور عورتوں اور نوجوانوں اور بچوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہاں کے ہر انتخاب کی طرح یقیناً انھوں نے پچھلے انتخابات میں بھی مسلمانوں کو مضر پڑنے والی صورت کے لیے ووٹ دیا ہوگا۔ نہایت ضروری ہے کہ ایمان کے ایسے گرہ کٹوں کے امتیاز کے لیے مذہبی خانہ بھی شناختی کارڈوں اور ووٹرز لسٹوں میں رکھا جائے۔ ان کو کسی طور پر افسری کا راستہ حکومتی مشینری میں نہ دیا جائے۔ مصیبت یہ ہے کہ اس گروہ مرزائیت کی سرپرستی اور اس کا تحفظ یہاں کا سیکولر طبقہ کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دستوری اور قانونی فیصلوں کے بعد جو عملی اقدامات اور احتیاطیں ہونا چاہئیں تھیں' پوری طرح نہیں ہو رہیں۔

اب جب سے آٹھویں ترمیم کی جزوی یا کلی منسوخی کا ذکر چلا ہے' سیاسی حکمران اور اپوزیشن لیڈر اس طرف توجہ نہیں کر رہے کہ لادین طبقہ' سوشلسٹ' امریکہ پرست' دولت کی گاڑی کے قلی' جنسی غلاظتوں میں غوطے لگانے والے گروہ' اور ان کے ساتھ شامل ہو کر قادیانی بھی پوری آٹھویں ترمیم کے خاتمے کا آوازہ اٹھا رہے ہیں۔

کیا اب سیکولر حضرات یہ چاہتے ہیں کہ امریکہ اور برطانیہ اور اسرائیل کے یہ چہیتے جاسوس ایک بار پھر پاکستان اور کشمیر میں فتنہ و سازش اور ظلم و تعدی کے ذریعے مسلمانوں کو اذیتیں دیں اور پچھلے انتقام لیں اور خطہ کی سیاست کو پاکستان کے لیے ایسا ٹیڑھا کر دیں کہ اس پورے خطے پر نیوامپیریلزم (قرض + اسلحہ + ثقافت کی بخشش کی بنیادوں پر) اپنا آہنی جال پھیلا دے اور یہ مسلمان جنھوں نے مرزا صاحب کو نہیں مانا' یہ اور ان کی اولادیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مریں۔ کیا حکومت ویسے ہی جھمیلے اور تصادم پیدا کرنا چاہتی ہے؟

اس فتنہ قادیانیت کی ایک مختصر کہانی جناب محمد متین خالد نے بہت اچھی شکل میں تیار کی ہے اور اس طرح نئی نسلوں کو قادیانی سرطان کے پھوڑے کے زہریلے پن سے آگاہ کیا ہے۔

(نعیم صدیقی)

نظامِ تعلیم' نظریہ' روایت' مسائل: از پروفیسر خورشید احمد۔ مرتب: سلیم منصور خالد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' مرکز ایف' سیون اسلام آباد۔ صفحات ۳۴۶۔ قیمت ۱۸۰ روپے۔

نظر سب سے پہلے دیدہ زیب گردوپوش پر جم کر رہ جاتی ہے' مسئلہ بھی اسی قدر اہم ہے۔ تعلیم' پاکستان بلکہ امت مسلمہ کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ اس موضوع پر' پُر مغز تحریرات کا یہ مجموعہ' مسئلے کے جملہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتا ہے۔ آج تمام مسلم ممالک بظاہر آزاد ہیں مگر آزادی کی حقیقی منزل سے ابھی کوسوں دور ہیں' اور معاشی اور تہذیبی استعمار کا شکار ہیں۔ سبب تلاش کیا جائے تو تعلیم ہی میں ملے گا۔ اگر ہماری قیادت' حصول آزادی کے بعد نظام تعلیم کی تشکیل نو اسلامی بنیادوں پر کرتی' تو ۳۰'۳۵ سال میں قوم حقیقی آزادی سے ہم کنار ہو چکی ہوتی لیکن ----

اختصاص کے اس دور میں' "مقام بنانے کے لیے" مشورہ یہ دیا جاتا ہے کہ صلاحیت کو کسی ایک شعبے پر مرتکز کر لینا چاہیے۔ پروفیسر خورشید احمد کو بھی یہ مشورہ ضرور ملا ہوگا۔ اگر وہ ایسا کرتے تو محض ایک ماہرِ معاشیات ہوتے' اور ہم اس کتاب سے محروم رہ جاتے۔ یہ غالباً مرتب کے ذوق کا مسئلہ بھی ہے کہ انھوں نے معاشیات یا سیاسیات سے پہلے تعلیم پر مجموعہ مضامین شائع کیا ہے (یقیناً معاشیات اور سیاسیات پر مجموعے اس سے زیادہ ہی ضخیم ہوں گے!)